باب 4

انسانی نشو ونما (Human Development)

سوال: انسانی نشوونما کی تعریف کیجیے نیز بالیدگی اور نشوونما کی وضاحت کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء لاہور بورڈ 2017ء)

☜ نشوونما اور بالیدگی کے تصورات کی تعریف بیان کریں اور ان کے باہمی فرق کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

جواب

بالیدگی

عمر کے ساتھ ساتھ بچے کے قد، وزن اور حجم میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں انہیں بالیدگی کا نام دیا جاتا ہے۔ بالیدگی کا عمل صرف بلوغت تک جاری رہتا ہے اور اس کا تعلق فرد کے جسمانی اعضاء کے بڑھنے کی رفتار سے ہوتا ہے۔ بالیدگی کے باعث فرد کے قد، اور وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر پیدائش کے وقت ایک صحت مند بچے کا وزن چھ سے نو پاؤنڈ ہوتا ہے جبکہ ایک سال کے بعد اس بچے کے قد میں تین گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی بچے نے کچھ بالیدگی حاصل کر لی ہے۔

نشوونما: نشوونما سے مراد وہ تمام قسم کی تبدیلیاں ہیں جو فرد کے معرض وجود میں آنے سے لے کر موت تک جاری رہتی ہیں۔ ان تبدیلیوں میں اعصابی، عضویاتی اور نفسیاتی تبدیلیاں شامل ہیں۔

نشوونما اور بالیدگی میں باہمی فرق
(Differences between Growth and Development)

(i) بالیدگی: عمر کے ساتھ ساتھ بچے کے قد، وزن اور حجم میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں انہیں بالیدگی کا نام دیا جاتا ہے۔ بالیدگی کا عمل صرف بلوغت تک جاری رہتا ہے اور اس کا تعلق فرد کے جسمانی اعضاء کے بڑھنے کی رفتار سے ہوتا ہے۔ بالیدگی کے باعث فرد کے قد اور وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر پیدائش کے وقت ایک صحت مند بچے کا وزن چھ سے نو پاؤنڈ تک ہوتا ہے جبکہ ایک سال کے وقفے کے بعد اس بچے کا قد تین گنا بڑھ جاتا ہے یعنی بچہ کچھ بالیدگی حاصل کر لیتا ہے۔

فرینک: ''بالیدگی فرد کے جسمانی اضافوں، قد وقامت، وزن اور ذہانت کو ظاہر کرتی ہے۔''

(i) نشوونما: نشوونما سے مراد وہ تمام تبدیلیاں ہیں جو فرد کے معرض وجود میں آنے سے لے کر موت تک جاری رہتی ہیں۔ ان تبدیلیوں میں اعصابی، عضویاتی اور نفسیاتی تبدیلیاں شامل ہیں۔

ریبر: ''نشوونما ایک ایسا عمل ہے جو ایک نامیات کی ساری زندگی کے دوران رونما ہونے والی تبدیلیوں پر محیط ہوتا ہے۔''

ڈاکٹر عبدالرؤف: ''بچوں کی نشوونما کا سلسلہ پیدائش سے لے کر بلوغت تک جاری رہتا ہے۔''

بالیدگی اور نشوونما دو منفرد اعمال ہیں جن میں کم از کم دو بنیادی اختلافات پائے جاتے ہیں:

(i) بالیدگی کا تعلق انسان کے جسمانی نشوونما سے ہے، جس کے نتیجے میں فرد کے قد اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ii) بالیدگی کا عمل صرف بلوغت تک جاری رہتا ہے جبکہ نشوونما کا عمل فرد کی پیدائش سے موت تک جاری رہتا ہے۔

سکول کے ماحولیاتی اثرات (نشوونما پر): بچے کی نشوونما پر سکول کے ماحولیاتی اثرات کو مندرجہ ذیل نکات کی مدد سے واضح کیا

جاتا ہے۔

(i) ذہنی نشوونما: سکول بچے کی ذہنی صلاحیتوں کی تکمیل کرتا ہے اور فرد کو ان سے آگاہ کرتا ہے تاکہ وہ ان کو ہر وقت استعمال کر سکے۔

(ii) اظہار رائے کی آزادی: سکول میں بچوں کو بات چیت کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ اس طرح بچے اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کرتے ہیں جس سے ان میں خود اعتمادی آتی ہے۔

(iii) وقت کی پابندی: سکول میں بچوں کو وقت پر آنا اور ہر کام وقت مقررہ پر کرنا ہوتا ہے جس سے طلبہ وقت کی پابندی کرنا سیکھتے ہیں۔

(iv) نظم وضبط: سکول میں بچہ ایک وسیع ماحول میں آتا ہے جہاں دوسرے طلبہ کے ساتھ رہنے کے لئے اسے نظم وضبط کا پابند بنایا جاتا ہے۔

(v) مقاصد کا تعین: طلبہ کو درسگاہوں کے مخصوص مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اپنی مقاصد کی روشنی میں بچے اپنے نصب العین کا تعین کرتے ہیں۔

(vi) باہمی تعاون: سکول میں انفرادی خصوصیات کے حامل طلبہ ہوتے ہیں جن سے بچے کو خوشگوار تعلقات قائم کرنا پڑتے ہیں؛ جس کے لئے وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

(vii) سکول کی عمارت: سکول کی عمارت بچوں کی تعداد کے مطابق ہو تو بچے تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔

(viii) مناسب ساز وسامان: سکول میں اگر تمام سامان مناسب مقدار میں موجود ہو تو طلبہ کی تربیت بہتر انداز میں ہوتی ہے۔

(ix) اساتذہ کی شخصیت: بچے کو اگر بہتر اساتذہ کا قرب میسر ہو تو ان کی ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما بھرپور انداز میں ہوتی ہے۔

(x) ہم نصابی سرگرمیاں: سکول میں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کو ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے جس سے طلباء اعلیٰ اقدار سیکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال: نشوونما کے اصول تحریر کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2009ء، 2016ء؛ لاہور بورڈ 2010ء؛ فیصل آباد بورڈ 2016ء)

- نشوونما کے اصول تفصیلاً لکھئے۔ (لاہور بورڈ 2011ء)
- نشوونما کے اصولوں کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
- نشوونما کے اہم اصول بیان کریں نیز واضح کریں کہ ایک معلم کے لیے ان اصولوں کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب نشوونما کے اصول (Principles of Growth)

دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما کچھ اصولوں کے تحت ہوتی ہے۔ ان میں سے چند اہم اصول مندرجہ ذیل ہیں:

(1) نشوونما ایک مسلسل عمل ہے (Growth is a Continuous Process):

انسان کی نشوونما ایک مسلسل عمل کے تحت ہوتی ہے۔ انسان پیدائش سے لے کر موت تک مختلف ادوار مثلاً شیرخوارگی، بچپن، بلوغت، جوانی اور بڑھاپے سے گزرتا ہے۔ ان تمام ادوار میں انسانی جسم کے اندر جسمانی، ذہنی اور جذباتی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔

(2) مختلف بچوں کی نشوونما کی رفتار الگ ہوتی ہے:

(Growth Rate is Different in Different Children)

مشاہدے اور تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف بچوں میں نشوونما کی رفتار الگ ہوتی ہے۔ مثلاً کچھ بچے ذہنی لحاظ سے دوسروں سے زیادہ ترقی کر جاتے ہیں جبکہ دوسرے ذہنی طور پر پسماندہ رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح کچھ بچے جسمانی طور پر بہت زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں دوسرے بچے لاغر اور کمزور رہ جاتے ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

(3) ابتدائی دور میں نشوونما کی رفتار تیز ہوتی ہے (Growth Rate is Faster in Early Age): دیکھنے میں آیا ہے کہ بلوغت اور جوانی کی نسبت شیر خوارگی اور بچپن کے زمانے میں نشوونما کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ بچے ابتدائی مہمل آوازوں سے ترقی کر کے مکمل گفتگو کرنا سیکھتے ہیں۔ بعدازاں وہ مدرسے میں جا کر باقاعدہ پڑھنا' لکھنا اور بولنا سیکھتے ہیں۔

(4) نشوونما توارث اور ماحول سے متاثر ہوتی ہے:

(Growth is Affected by Inheritance and Environment)

بچے کی ذہنی اور جسمانی نشوونما پر اس کی وراثت اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں والدین سے ملنے والے جینز اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ پڑھے لکھے اور ذہین ماں باپ کے بچے ذہانت کے اعتبار سے دوسروں سے بہتر ہوتے ہیں۔ توارث کی طرح ماحول بھی نشوونما پر اثر انداز ہوتا ہے۔ صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول بچوں کے کردار اور شخصیت کی تعمیر میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

(5) بلوغت کے دور میں انسان میں پختگی آتی ہے (Firmness in Maturation): بلوغت کے دور میں بچے جسمانی' ذہنی' جذباتی اور معاشرتی لحاظ سے پختگی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح وہ مدرسے' گھر اور معاشرے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی اہلیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اساتذہ اور والدین کا فرض ہے کہ وہ بلوغت کے دور سے گزرنے والے بچوں کی مناسب رہنمائی کریں تا کہ وہ کسی بے راہ روی کا شکار نہ ہوں۔

(6) نشوونما کا سفر سر سے پاؤں کی جانب ہوتا ہے:

(Growth's Process is from Head to Feet)

انسان میں نشوونما کا آغاز سر سے ہوتا ہے۔ اعضاء کی نشوونما کا سفر سر سے پاؤں کی جانب ہوتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسانی جسم میں پختگی کا عمل جسم کے اوپر والے حصہ میں پہلے ہوتا ہے اور نچلے حصوں میں بعد میں ہوتا ہے۔

(7) لڑکوں اور لڑکیوں کی نشوونما کے انداز مختلف ہوتے ہیں:

(Growth Styles are Different is Boys and Girls)

مشاہدات اور تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں میں ذہنی' جسمانی اور معاشرتی نشوونما کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ ذہنی نشوونما کی رفتار لڑکیوں میں زیادہ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں لڑکیاں لڑکوں کی نسبت دو سال پہلے بالغ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح معاشرتی شعور حاصل کرنے میں لڑکیاں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں' مگر جسمانی نشوونما میں لڑکے لڑکیوں پر سبقت لے جاتے ہیں۔

(8) نشوونما کے مختلف پہلو ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں:

(Different Growth Aspects affect Each other)

تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ نشوونما کے مختلف پہلوؤں مثلاً جسمانی نشوونما' جذباتی نشوونما' ذہنی نشوونما اور معاشرتی نشوونما وغیرہ کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً بچے کی جسمانی نشوونما میں کمی رہ جانے سے اس کی ذہنی اور جذباتی نشوونما پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ جسمانی طور پر معذور بچے محرومیوں کے احساس سے جذباتی ہو جاتے ہیں۔

سوال: نشوونما کی اقسام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

جواب

نشوونما کی اقسام (Kinds of Growth)

انسانی جسم میں مندرجہ ذیل چار اقسام کی نشوونما ہوتی ہے:

(i) جسمانی نشوونما (Physical Growth)
(ii) ذہنی نشوونما (Mental Growth)
(iii) جذباتی نشوونما (Emotional Growth)
(iv) معاشرتی نشوونما (Social Growth)

(i) جسمانی نشوونما (Physical Growth): انسانی جسم جوں جوں بڑھتا ہے اُس میں ظاہری اور باطنی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔جسم انسانی کے تمام اعضا ان تبدیلیوں کا واضح اظہار کرتے ہیں یعنی متناسب شکل میں ڈھلتے نظر آتے ہیں اور انسان جبلی طور پر تمام تقاضوں کی انجام دہی کے قابل ہو جاتا ہے۔جسمانی نشوونما کے ذریعے ایک نومولود بلوغت کی منزل تک پہنچ کر ایک مضبوط انسان بن جاتا ہے۔

(ii) ذہنی نشوونما (Mental Growth): ذہنی نشوونما کے معنی دراصل انسان کا فکری اعتبار سے پختہ کار ہو جانا ہے۔پروردگارِ عالم نے حضرت انسان کو جو ذہنی صلاحیتیں عطا کی ہیں اُن کو درست طور پر اور برمحل استعمال کرنے کی سمجھ بوجھ کا پیدا ہو جانا اُس کے حافظہ کا بہت تیز ہو جانا، وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی سوچ پختہ ہو کر معاملہ فہمی کے قابل ہو جاتی ہے۔اس سے انسان اپنی زندگی میں پیدا ہونے والے مسائل کو خود حل کرنے میں پُراعتماد ہو جاتا ہے۔

(iii) جذباتی نشوونما (Emotional Growth): انسان کے اندر جو جذباتی کیفیات موجود ہیں۔اُن میں برداشت، تعاون اور رواداری جیسے صحت مند مظاہر جذباتی نشوونما کے زیر اثر متوازن ہو جاتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔رفتہ رفتہ جذباتی کیفیات پر فرد کو ایک حد تک ذہنی کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے۔یہ تبدیلی انسان کو معاشرہ میں ایسے فرد کے طور پر متعارف کرواتی ہے جو غیر متنازعہ اور نارمل (Person) مشہور ہو جاتا ہے جو پُرامن معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(iv) معاشرتی نشوونما (Social Growth): معاشرے میں رہن سہن یعنی گھر سے لے کر محلے اور پھر سکول تک معاشرتی نشوونما کے ارتقا کا عمل جاری رہتا ہے جس کی بدولت انسان کے اندر ایسی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہو جاتا ہے جس کے ذریعے انسان میں اپنے سے چھوٹے اور کمزوروں کے لیے شفقت اور مہربانی جبکہ اپنے سے بڑوں کے لیے احترام کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔یہ دراصل وہ ثقافتی ورثہ ہے جو معاشرتی نمو کی بدولت فرد کے کردار اور اُس کے ثقافتی ترکے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔یہ ترکہ فرد کے باہمی معاشرتی ملاپ کا حلقہ وسیع کر دیتا ہے۔

سوال: بچے کی نشوونما اور بالیدگی کے وراثتی اصولوں کی تفصیل لکھیے۔(گوجرانوالہ بورڈ 2010ء)

☜ ماہرین نفسیات نے توارثی خصوصیات متعین کرنے کے لیے کون سے اصول وضع کیے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب

توارثی خصوصیات متعین کرنے والے اصول

نشوونما توارث اور ماحول کے عوامل سے اثرات لیتی ہیں۔بچے کی جسمانی اور ذہنی بالیدگی میں اس کی وراثت کا بہت عمل دخل ہے۔اس سلسلے میں وراثت میں ملنے والی جینز اہم کردار ادا کرتی ہیں۔یہ کہنا اسی طرح لا حاصل ہے کہ کسی خاندان کے تمام بچے ایک ہی طرح کے ہوں گے جس طرح یہ کہنا کہ کسی خاندان میں والدین سے بچوں کو کوئی وصف منتقل نہیں ہوا۔وراثت اور ماحول دونوں ہی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔نشوونما کی اساس کو سمجھنے کے لیے توارث کے قوانین کو جاننا ضروری ہے۔ماہرین نفسیات نے توارثی خصوصیات کو متعین کرنے کے لیے تین قسم کے عمومی توارثی اصول وضع کیے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

(i) اصولِ مشابہت　　(ii) اصولِ غیر مشابہت
(iii) اصولِ مراجعت

(i) اصولِ مشابہت: ایک عام مشاہدہ ہے کہ ذہین اور پڑھے لکھے لوگوں کے بچے عام طور پر ذہنی لحاظ سے دیگر بچوں سے بہتر ہوتے ہیں جس طرح کہ بچوں کی نشوونما عمومی طور پر والدین سے مماثلت رکھتی ہے۔عام طور پر بچے شکل وصورت، ذہانت اور قد وغیرہ میں اپنے والدین سے مشابہت رکھتے ہیں۔اگر والدین کا قد لمبا ہو تو بچوں کا قد بھی لمبا ہونے کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔اولاد اپنے آباؤ اجداد کی وراثتی خصوصیات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔اصول مشابہت کی بنیاد یہ ہے کہ مشابہ چیزوں سے مشابہ چیزیں جنم لیتی ہیں۔دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنی ہی عمر اور نسل کے بچوں کی نسبت بچے اپنے والدین سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عام طور پر ذہین والدین کے بچے ذہین، متوسط والدین کے بچے متوسط اور کند ذہن والدین کے بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔والدین کی اکتسابی لیاقتیں نسل در نسل منتقل نہیں ہوتیں، کیونکہ تخمی خلیے ان ماحولیاتی اثرات سے متاثر نہیں ہوتے۔والدین کتابوں سے جو علم حاصل کرتے ہیں، وہ تو منتقل نہیں ہوتا لیکن قابلیت اور ذہانت وراثتی طور پر منتقل ہوتی

ہیں۔

(ii) اصول غیر مشابہت: جس طرح بچے عام طور پر اپنے والدین سے مشابہ ہوتے ہیں' اُسی طرح بعض اوقات اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ یعنی اگر والدین کا قد لمبا ہو اور ان کی اولاد پست قد یا درمیانے قد کی ہو۔ بعض اوقات بچے والدین کی ضد یا اُلٹ بھی ہوتے ہیں۔

اس اصول کی بنیاد یہ ہے کہ مشابہ چیزوں سے غیر مشابہ چیزیں بھی جنم لے سکتی ہیں۔ یعنی یہ اصول اس تغیر کی وضاحت کرتا ہے کہ ایک ہی والدین کے بچے ذہانت' قد و قامت اور مزاج وغیرہ میں ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہوتے ہیں اور ان کے بچوں کی بعض خصوصیات میں واضح فرق کیوں ہوتا ہے۔ اگرچہ ان بچوں کی زیادہ تر خصوصیات اپنے والدین کی متوسط خصوصیات کے گرد گھومتی ہیں لیکن ان کی بعض خصوصیات کا تعین ان کے والدین کے تخمی خلیوں کے ملاپ اور ان کی خصوصیات سے ہوتا ہے۔ اس طرح بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ذہین والدین کے ہاں کچھ کم ذہین بچے پیدا ہو جاتے ہیں اور اسی طرح متوسط والدین کے ہاں ذہین بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(iii) اصول مراجعت: اس اصول کے مطابق انسانی بالیدگی کا رخ ''انتہا'' سے ''وسط'' کی جانب ہوتا ہے۔ یعنی غیر معمولی والدین کے بچے اپنے والدین کی نسبت کم غیر معمولی ہوتے ہیں۔ اصول یہ ہوتا ہے کہ اپنے والدین کی نسبت اولاد متوسط اوصاف کی مالک ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر بجز چند مستثنیات' یہ اولاد نہ تو نشوونما کے درمیانے مقام سے نیچے گرتی ہے اور نہ ہی بہت اوپر جاتی ہے۔ مثال کے طور پر فطین والدین کے بچے اپنے والدین کی نسبت فطانت کی کم سطح پر ہوتے ہیں لیکن کم ذہین والدین کی اولاد نسبتاً متوسط ذہانت رکھتی ہے۔

نشوونما کی 'انتہا' سے 'وسط' کی طرف اس مراجعت کی دو وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ بچے میں غیر معمولی اوصاف اپنے والدین کے تخمی خلیوں کے بہترین ملاپ کے عکاس ہوتے ہیں لیکن مجموعی طور پر وہ جن تخمی خلیوں کے حامل ہوتے ہیں' وہ ان خلیوں سے جن سے وہ خود پروان چڑھے تھے' قدرے کم ہوتے ہیں یا ممکن ہے کہ والدین میں سے ایک دوسرے کی طرح غیر معمولی نہ ہوں اور وہ ایسے تخمی خلیے توارث میں نہ لا یا ہو جو نئی زندگی کی تخلیق میں بہترین ملاپ کے حامل بن سکیں۔ نئی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مجموعی طور پر کند ذہنی والدین کے بچے ان کی نسبت قدرے کم کند ذہن ہوتے ہیں یعنی ان کی نشوونما انتہائی سطح سے تھوڑی سی اوپر کی طرف وسطی مقام ہی کی طرف ہوتی ہے۔

سوال: بچے کی نشوونما کے لیے توارث اور ماحول میں ہم آہنگی کیوں ضروری ہے؟ عام زندگی کی مثالوں سے واضح کریں۔

جواب

وراثت اور ماحول میں ہم آہنگی

موجودہ دور میں اس امر پر بہت کم توجہ دی جا رہی ہے کہ وراثت یا ماحول میں سے کون سا عنصر بچے کی نشوونما کو متاثر کرتا ہے۔ بہت سے محققین نشوونما کو وراثت اور ماحول دونوں کے باہمی تعامل کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ فرد کا کردار اور اس کی خصوصیات کا تعین جینیاتی اثرات اور تجربات کے ذریعے ہوتا ہے۔

بچے کی نشوونما اور بالیدگی میں توارث اور ماحول کے اثرات کا ہم آہنگ ہونا ضروری ہے' کیونکہ افراد ایسے ماحول کو اپناتے ہیں جو ان کی دلچسپیوں اور لیاقتوں کے لیے زیادہ مناسب ہوتا ہے' وہ اپنے ماحول کو اس انداز سے اپناتے ہیں کہ وہ ان کی دلچسپیوں اور صلاحیتوں سے ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ مثلاً جن افراد میں موسیقی کی صلاحیت اور خوبیاں زیادہ ہوتی ہیں' وہ موسیقی کی تربیت کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ جن میں جسمانی توانائی اور حسی وحرکی مہارتیں زیادہ ہوتی ہیں' وہ کھیل کود کے مواقع تلاش کرتے ہیں اور جن میں محدود صلاحیتیں ہوتی ہیں' وہ سادہ کام اور معمولی حالات میں زندگی گزارنے کے متلاشی رہتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے سفر میں انسانی نشوونما' خصوصاً ذہنی شخصی نشوونما خام مال کی حیثیت رکھتی ہے اور ماحول اس خام مال یعنی توارثی خصوصیات کو اپنے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ توارث ایک بیج کی مانند ہے۔ اگر ماحول بہتر ہے تو اس بیج (تخم) سے تناور اور سرسبز درخت بنے گا اور اگر تخم ناقص ہے تو اچھے ماحول اور زرخیز زمین کے باوجود درخت کی بہتر نشوونما نہ ہو سکے گی۔ اگر اچھا توارث اور بہتر ماحول میسر ہے تو اعلیٰ اور بہتر نشوونما کی امید کی جا سکتی ہے۔ مختلف حالات میں ماحول کا موروثی عناصر پر مختلف اثر ہوتا ہے۔ توارث تو ایسی چیز ہے جو کہ فطرت کا عطیہ ہے لیکن صحت مند ماحول مہیا کر کے توارث سے بہتر اور اچھے نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ماحول بچے پر بہت گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

روزمرہ زندگی سے مثالیں:

1- ہماری روزمرہ کی زندگی کا مشاہدہ ہے کہ اگر ایک بچہ غیر معمولی طور پر ذہین ہے اور اسے کسی اعلیٰ معیار کے سکول میں داخلہ مل جائے تو وہ

نہایت عمدہ کارکردگی دکھاتا ہے۔اس کے برعکس اگر اسی بچے کو مناسب ماحول میسر نہ آئے تو اس کی ذہنی صلاحیت کو زنگ لگ جاتا ہے۔

-2 اگر کسی بچے میں کسی کھیل کا فطری رجحان موجود ہو اور اسے یہ صلاحیت وراثتی طور پر ملی ہو تو اسے کسی ایسی اکیڈمی میں تربیت دی جائے' جہاں مطلوبہ کھیل کی اعلیٰ تربیت فراہم کی جاتی ہو تو اسے بین الاقوامی معیار کا کھلاڑی بنایا جا سکتا ہے۔اس کے برعکس مناسب ماحول نہ ملنے کے باعث وہ زندگی میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔

-3 پاکستان کے ایک چھوٹے سے علاقے گوجرہ نے ہماری بین الاقوامی ہاکی ٹیم کو نامور کھلاڑی دیئے۔گوجرہ کے بچوں کو یہ صلاحیت وراثتی طور پر ملی۔وہاں کے لوگوں کو وراثتی صلاحیت کے ساتھ عمدہ ماحول فراہم کرنے کے لیے حکومت نے اس جانب توجہ دی اور وہاں آسٹرو ٹرف بچھائی۔

-4 موسیقی کو فروغ دینے والے گھرانوں نے اپنی اولاد کو اس میدان میں لانے کے لیے انہیں ایسا ماحول فراہم کیا کہ وہ موسیقی کے میدان میں اپنے آباؤ اجداد کی قائم کی گئی روایات کو قائم رکھ سکیں۔

-5 ہم دیکھتے ہیں کہ عام طور پر بچے وہی پیشہ اختیار کرتے ہیں جس سے کہ ان کے والدین منسلک ہوتے ہیں اور اگر انہیں مناسب ماحول میسر آ جائے تو وہ اس میدان میں حیرت انگیز طور پر ترقی کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کے تمام پہلوؤں جن میں جسمانی' ذہنی' معاشرتی اور جذباتی نشوونما شامل ہیں' توارث اور ماحول دونوں ہی گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔اگر دونوں عناصر بہترین بنیاد فراہم کریں تو ایک بہترین شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔

سوال: انفرادی اختلافات سے کیا مراد ہے؟انفرادی اختلافات کی مختلف اقسام پر مختصر نوٹ لکھیے۔(گوجرانوالہ بورڈ 2009ء)

☜ انفرادی اختلافات سے کیا مراد ہے؟بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے پیش نظر والدین اور اساتذہ کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب

انفرادی اختلافات کا مفہوم

انفرادی اختلافات سے مراد مختلف افراد میں صلاحیتوں اور قابلیتوں کے اعتبار سے فرق کا پایا جانا ہے۔ان سے مراد وہ تمام اختلافات اور ایسی خصوصیات ہیں جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے الگ اور جدا کرتی ہیں۔یہ اختلافات جسمانی' جذباتی' ذہنی اور معاشرتی ہونے کے ساتھ ساتھ رجحانات و میلانات میں بھی ہو سکتے ہیں۔

رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات میں والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری: بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے حوالے سے والدین اور اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔تعلیم حاصل کرنے کے دوران بیشتر بچوں پر ان کے والدین کے رجحانات اور خواہشات کا غلبہ رہتا ہے اور بچوں کو اسی کے مطابق تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔اس وجہ سے بچے اپنے رجحان کے خلاف تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہوتے ہیں حالانکہ اس معاملے میں والدین کو صرف اپنی رائے دینی چاہیے' باقی کام بچے کی صلاحیت اور اس کے رجحان کے مطابق اسے خود کرنے دیا جائے۔ اساتذہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ تمام طلباء کے لیے ایک ہی طریقہ تدریس اختیار نہ کریں بلکہ بچوں کی دلچسپی اور صلاحیتوں کے پیش نظر مختلف تدریسی طریقے اختیار کر کے طلباء کو ان کے رجحانات کے مطابق تعلیم دیں۔اساتذہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود بھی طلباء کو ان کے رجحانات اور صلاحیتوں کے مطابق لگن اور محنت سے پڑھائیں تاکہ وہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

بچے جب سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ابتدا ہی سے ان کے رجحانات اور دلچسپیوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ہمارے ہاں تو نصاب سازی اور طریقہ تدریس میں بھی اس پہلو کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔تمام بچوں کو تقریباً ایک ہی طریقے سے یکساں نصاب کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان میں موجود صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بچوں کی اکثریت تعلیم میں پوری دلچسپی نہیں لیتی۔جب طلباء نویں جماعت میں پہنچتے ہیں اور مضامین کے انتخاب کا مرحلہ آتا ہے اور انہیں سائنس' کامرس یا آرٹس مضامین کے گروپ سے کوئی ایک منتخب کرنا ہوتا ہے تو والدین کی خواہش کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔بچے کا رجحان سائنس کی طرف ہے یا نہیں' اسے سائنس پڑھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔عموماً اس طرح مجبور کیا جانے والا طالب علم فیل ہو کر اپنی عمر کے کئی سال ضائع کر دیتا ہے۔اس طرح رجحان کے خلاف آرٹس کے مضامین پڑھنے پر بھی کوئی طالب علم ناکام ہو سکتا ہے اور یوں ملک کو بہت سے طلباء کی صلاحیتوں سے محروم ہونا پڑتا ہے۔اگر تعلیم کے دوران طلباء کے رجحانات' خواہشات اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھا جائے اور تمام بچوں کو یکساں صلاحیت والا نہ سمجھا جائے تو تعلیم سب بچوں کے لیے کارآمد بن سکتی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

سوال: انفرادی اختلافات کا جاننا معلم کے لیے کیوں ضروری ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2013ء)

جواب

انفرادی اختلافات اور معلم کی ذمہ داری

تمام بچوں کی مختلف خصوصیات اور ضروریات ہوتی ہیں اور وہ ان خصوصیات اور ضروریات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی عمر کے طلباء عموی ذہانت مختلف ہوتی ہے اور یہی باہمی اختلافات ان کی تعلیمی کارکردگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک معلم کے لیے طلباء کے انفرادی اختلافات کا جاننا نہایت ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ ان اختلافات کی بنیاد پر طلباء کی بہتر کارکردگی کے لیے درس وتدریس کا بندوبست کر سکے۔ مختلف انفرادی اختلافات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت معلم کے کردار کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

(i) جسمانی اختلافات کی صورت میں اساتذہ کی ذمہ داری: صحت مند بچوں کے مقابلے میں جو بچے جسمانی اختلافات کے باعث انفرادی مسائل کا شکار ہوتے ہیں یا وہ بچے جو جسمانی طور پر صحت مند نہیں ہوتے' یقیناً وہ تعلیم میں دلچسپی نہیں لے پاتے' اس لیے ضروری ہے کہ اساتذہ بچوں کی مناسب رہنمائی کریں۔ وہ بچے جو سماعت یا قوت گویائی میں نقص رکھتے ہیں' انہیں پچھلی نشستوں پر بیٹھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ان کے ساتھ محبت' ہمدردی وتعاون کو اہمیت دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس طرح جو بچے شکل وصورت اور قد وقامت کے اختلافات کے باعث احساس کمتری میں مبتلا ہیں' اساتذہ کا فرض ہے کہ انہیں عام بچوں کی طرح نہ سمجھیں بلکہ انہیں خصوصی توجہ اور پیار دیں۔ معذور بچوں کا باقاعدگی سے ڈاکٹری معائنہ کروائیں۔ اس طرح سے معلم طلباء کے جسمانی اختلافات کی نوعیت جان کر ان کا حل تلاش کر کے طلباء کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر کر سکتا ہے۔

(ii) ذہنی اختلافات کی صورت میں اساتذہ کی ذمہ داری: کمرۂ جماعت میں اساتذہ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ایک ہی طریقہ تدریس اختیار کرتے ہوئے تمام بچوں کو یکساں نصاب پڑھائے۔ اگر وہ اعلیٰ ذہانت والے بچوں کو پیشِ نظر رکھ کر تعلیم دیتا ہے تو متوسط اور کم ذہانت والے بچے دلچسپی نہیں لیتے۔ ذہانت کے اختلافات چونکہ حصول علم پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں' لہٰذا ماہرین تعلیم کے لیے اس نوعیت کے مسائل نہایت توجہ طلب ہیں۔ ہمارے معاشرے میں مقیاس ذہانت معلوم کرنے کا رواج تو نہیں ہے لیکن ہم بچوں سے سوالات کے ذریعے ان کے مشاغل' گفتگو اور دلچسپیوں سے ان کی ذہانت کا اندازہ کر کے انہیں ان کی ذہانت کے مطابق تعلیم دے سکتے ہیں۔ چونکہ بچوں کے ذہنی اختلافات تعلیم میں بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں' اس لیے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلباء کے درمیان تعلم کے فرق کا ان کی ذہانت کے پس منظر میں جائزہ لے اور مختلف قسم کے بچوں سے یکساں توقعات وابستہ نہ کرے۔ ورنہ ممکن ہے کہ متوسط اور کم ذہانت والے بچے تعلیم اور تعلیمی اداروں سے بددل ہو جائیں۔ معمولی ذہانت والے بچے کیونکہ زیادہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے' اس لیے انہیں کوئی عملی کام سیکھنے کا موقع دیا جائے۔ انہیں ایسے مشاغل کا موقع بھی دیا جائے جن کے باعث ان کی دلچسپی بھی قائم رہ سکے اور اعلیٰ ذہانت والے بچوں کے سامنے احساس کمتری اور شرمندگی کا شکار بھی نہ ہوں۔

(iii) جذباتی اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: بچوں کی جذباتی صحت وتوازن کو قائم رکھنے میں اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ حساس بچوں کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھا جائے' انہیں جماعت میں ان کے ساتھیوں کے سامنے شرمندہ نہ کیا جائے۔ تمام بچوں کی جذباتی تربیت بھی کی جائے اور انہیں اپنے جذبات پر قابو رکھنا سکھایا جائے۔ یہ مقصد صرف اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب استاد بھی جذباتی صحت وتوازن کا مالک ہو اور بچوں کے ساتھ صحت مند جذباتی تعلق قائم کر سکے۔ کسی بچے کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا یا کسی بچے کی طرف زیادہ جذباتی جھکاؤ اور لگاؤ دوسرے بچوں کی متوازن زندگی میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے اور وہ یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ بچوں میں جذباتی اختلافات کی اہمیت کے پیشِ نظر استاد کو کمرۂ جماعت میں مناسب رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ بچوں کو مناسب پیار ومحبت اور توجہ دی جائے تاکہ وہ تعلیم کی طرف پوری توجہ دے سکیں۔

(iv) رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے حوالے سے اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام طلباء کے لیے ایک ہی طریقۂ تدریس اختیار نہ کریں بلکہ بچوں کی دلچسپی اور صلاحیتوں کے پیشِ نظر مختلف تدریسی طریقے اختیار کریں اور طلباء کو ان کے رجحانات کے مطابق تعلیم دیں۔ اساتذہ کے لیے یہ بھی ضروری

ہے کہ وہ خود بھی طلباء کو ان کے رجحانات اور صلاحیتوں کے مطابق لگن اور محنت سے پڑھائیں تاکہ وہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

(v) معاشی اور معاشرتی اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے ان تمام اختلافات کو پیشِ نظر رکھیں اور کام نہ کرنے یا تعلیم میں کمزور ہونے کی بنا پر بچوں کی سرزنش کرنے سے پہلے ان کی کمزوری کے اسباب معلوم کریں اور ان کی رہنمائی کریں۔ اگر ممکن ہو تو ایسے بچوں کو تعلیمی اداروں میں ایسے مواقع بھی فراہم کیے جا سکتے ہیں جن سے ان کے لیے آمدنی کے ذرائع پیدا ہو سکیں تاکہ وہ اپنی مدد آپ کے اصول پر کام کریں' ان کی انا کو ٹھیس نہ پہنچے اور ان کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل بھی ہو سکے۔ جن بچوں کو گھر پر بہتر تعلیمی ماحول میسر نہیں ہوتا' انہیں بھی دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ رہنمائی و توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ ہمارے تعلیمی ماحول میں جہاں بچے مختلف ماحول اور گھرانوں سے آتے ہیں اور جماعتیں پر ہجوم ہوتی ہیں' یہ کام بہت دشوار ہے۔ پھر بھی اساتذہ کوشش کریں تو کسی حد تک ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

(vi) متفرق اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: ایک استاد کے لیے بچوں میں پائے جانے والے ان تمام اختلافات سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ بچوں کو انفرادی اختلافات کی روشنی میں تعلیم دی جائے۔ تدریس کو مؤثر بنانے کے لیے معلم کو مندرجہ ذیل اصولوں کو مدِنظر رکھنا چاہیے:

☆ استاد کو بچوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کرنا چاہیے اور ان کی انفرادی دلچسپیوں' ضروریات' خواہشات' مشکلات اور مسائل کا پتہ لگانا چاہیے تاکہ بچوں کی صحیح مدد اور رہنمائی کی جا سکے۔ بعض بچوں کو اپنی پسند کے مضامین منتخب کرنے کا موقع نہیں ملتا جب کہ بعض کی تعلیم و تربیت کے لیے انفرادی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ معلم کے لیے بہت ضروری ہے کہ بچوں کی انفرادی خصوصیات سے آگاہ ہو۔ اسے اس بات کا پتہ ہو کہ کون سا طالب علم کس مضمون میں کمزور ہے اور کہاں اس کو انفرادی توجہ کی ضرورت ہے۔ ایسی جماعتیں جن میں بچوں کی تعداد زیادہ ہو اور استاد کے لیے بچوں کی انفرادی ضروریات و اختلافات کی طرف توجہ دینا مشکل ہو' وہاں بچے انفرادی مشکلات کا حل نہ ملنے کی وجہ سے کمزور رہ جاتے ہیں اور ان کی ایسی کمزوریاں جماعتی تدریس کی مدد سے دور نہیں ہو سکتیں۔

☆ بعض بچوں کو خصوصی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے' اس لیے کہ وہ دوسرے بچوں سے مختلف قسم کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ فطین ہیں یا کند ذہن یا ان میں سے کچھ جسمانی نقائص میں مبتلا ہیں۔ ایسے تمام بچے خصوصی تعلیم کے محتاج ہوتے ہیں۔ بچوں کی انفرادی خصوصیات کو مدِنظر رکھ کر ان کو مختلف نوعیت کے مضامین کا انتخاب کرنے میں مدد دینی چاہیے۔ ایسے بچوں کی آئندہ زندگی کے لیے موزوں پیشے کے انتخاب میں بھی مدد کرنی چاہیے تاکہ وہ آئندہ زندگی میں خود بھی کامیاب ہوں اور ملک و قوم بھی ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

☆ بچوں کے انفرادی اختلافات کے مطابق ان کی بہتر تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ ان کو موزوں طریقہ ہائے تدریس سے تعلیم دی جائے تاکہ ان کی انفرادی صلاحیتوں کو بھرپور نشوونما کا موقع ملے۔

سوال: انفرادی اختلافات کا علم نصاب اور طریقۂ تدریس کے انتخاب میں ماہرینِ تعلیم کی کس طرح معاونت کر سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب

انفرادی اختلافات اور ماہرینِ تعلیم

ماہرینِ تعلیم کے لیے بچوں کی نفسیات ناگزیر ہے اور انفرادی اختلافات کے موضوع نے نفسیات کو بڑی وسعت بخشی ہے۔ تدوینِ نصاب اور طریقۂ تدریس میں انفرادی اختلافات بڑی اہمیت رکھتے ہیں' کیونکہ انفرادی اختلافات کو سمجھے بغیر نصاب اور طریقۂ تدریس غیر مؤثر رہتے ہیں۔ ایک عام مشاہدہ ہے کہ ایک ہی نصاب اور ایک ہی طریقۂ تدریس کے باوجود بچوں کے تعلیمی نتائج میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ ان میں بعض ناکام اور بعض کامیاب ہوتے ہیں اور پھر کامیابی میں بھی بہت سے اختلافات نظر آتے ہیں۔ اس موضوع پر کافی غور و فکر اور تحقیق کرنے کے بعد واضح ہوا ہے کہ تدوینِ نصاب اور طریقۂ تدریس میں انفرادی اختلافات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف اختلافات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت اس امر کا جائزہ لے سکتے ہیں:

1- جسمانی اختلافات اور ماہرینِ تعلیم کی ذمہ داری: جسمانی اختلافات والے بچے صحت مند بچوں کے مقابلے میں انفرادی مسائل کا

www.downloadclassnotes.com

شکار ہوتے ہیں۔ وہ بچے جو کہ سماعت اور قوتِ گویائی میں نقص رکھتے ہیں' ان کے لیے علیحدہ اور آسان نصاب مرتب کیا جائے جو کہ ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ہو۔ دورانِ تدریس ایسے بچوں پر خصوصی توجہ دی جائے۔ انہیں پچھلی نشستوں پر بیٹھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ان کے ساتھ محبت' ہمدردی اور تعاون کو اہمیت دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تا کہ وہ کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ ان کے لیے خصوصی اور الگ نصاب بنایا جائے۔ ان کے لیے علیحدہ تعلیمی ادارے ہوں جہاں خصوصی تربیت یافتہ اساتذہ کو مخصوص طریقۂ تدریس سے ان بچوں کو تعلیم دینی چاہیے۔ نابینا' گونگے اور بہرے بچے عام بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کے لیے خصوصی نصاب اور مخصوص طریقۂ تدریس کی ضرورت ہوتی ہے۔

2- ذہنی اختلافات اور ماہرینِ تعلیم کی ذمہ داری: ذہانت کے اختلافات چونکہ حصول علم پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں' لہٰذا ماہرین تعلیم کے لیے اس نوعیت کے مسائل نہایت توجہ طلب ہیں۔ ہم بچوں سے سوالات کے ذریعے ان کے مشاغل' گفتگو اور دلچسپیوں سے ان کی ذہانت کا اندازہ کر کے انہیں ان کی ذہانت کے مطابق تعلیم دے سکتے ہیں۔ چونکہ بچوں کے ذہنی اختلافات تعلیم میں بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں' اس لیے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلباء کے درمیان تعلّم کے فرق کا ان کی ذہانت کے پسِ منظر میں جائزہ لے اور مختلف قسم کے بچوں سے یکساں توقعات وابستہ نہ کرے۔ ایسے بچوں کے لیے مخصوص طریقۂ تدریس اپنایا جائے۔ نصاب مرتب کرتے وقت مختلف نوعیت کے بچوں کے اختلافات کو مدِ نظر رکھ کر علیحدہ علیحدہ نصاب مرتب کرنے میں مدد لی جا سکتی ہے۔

3- جذباتی اختلافات اور ماہرینِ تعلیم کی ذمہ داری: جذباتی اختلافات کی اہمیت کے پیشِ نظر استاد کو کمرۂ جماعت میں دورانِ تدریس مناسب رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ بچوں کو مناسب پیار و محبت سے توجہ دی جائے تا کہ وہ تعلیم سے باغی ہونے کی بجائے تعلیم کی طرف پوری توجہ دے سکیں۔ بچوں کے لیے ایسا نصاب مرتب کیا جائے جس سے نہ صرف وہ تعلیم حاصل کریں بلکہ ان کی جذباتی تربیت بھی ہو سکے اور وہ اپنے جذبات پر قابو پانا سیکھ سکیں۔ اس سلسلے میں ماہرینِ تعلیم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں کے جذباتی اختلافات کو مدِ نظر رکھیں۔

4- رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات اور ماہرینِ تعلیم: رجحانات اور صلاحیتیں تعلیم پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ ماہرینِ تعلیم کے لیے بچوں کے ان اختلافات کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے۔ استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام طلباء کے لیے ایک ہی طریقہ تدریس اختیار نہ کرے بلکہ بچوں کی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کے پیش نظر مختلف تدریسی طریقے اختیار کر کے طلباء کو ان کے رجحانات کے مطابق تعلیم دیں۔ بچے جب سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ابتداء ہی سے ان کے رجحانات اور دلچسپیوں کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ نصاب سازی اور طریقۂ تدریس میں ان پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ بچوں کو ان کے رجحانات اور صلاحیتوں کے برخلاف پڑھنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ اگر تعلیم کے دوران طلباء کے رجحانات وخواہشات اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر طریقۂ تدریس اختیار کیا جائے اور اسی کے مطابق نصاب پڑھایا جائے اور تمام بچوں کو یکساں صلاحیت والا نہ سمجھا جائے تو تعلیم سب بچوں کے لیے کار آمد ثابت ہو سکتی ہے۔

5- معاشی و معاشرتی اختلافات اور ماہرینِ تعلیم کی ذمہ داری: تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے تمام اختلافات کو مدنظر رکھیں اور کام نہ کرنے یا تعلیم میں کمزور ہونے کی بنا پر بچوں کو سرزنش کرنے سے پہلے ان کی کمزوری کے اسباب معلوم کریں اور ان کی رہنمائی کریں۔ مزید یہ کہ ان کے لیے مخصوص طریقہ ہائے تدریس اختیار کریں۔ نصاب مرتب کرتے وقت بھی بچوں کے معاشی اور معاشرتی اختلاف کو مدنظر رکھنا چاہیے تا کہ تمام بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع میسر آ سکیں۔

6- متفرق اختلافات اور ماہرینِ تعلیم کی ذمہ داری: تدریس کو مؤثر بنانے کے لیے متفرق اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے معلم کو چاہیے کہ مخصوص طریقۂ تدریس اختیار کرے اور مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھے:

(i) بچوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کر کے اور ان کی انفرادی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر مخصوص طریقہ تدریس اختیار کیا جائے اور مناسب نصاب تجویز کیا جائے۔

(ii) جماعت میں ایسا طریقۂ تدریس اختیار کیا جائے کہ بچوں کے انفرادی اختلافات کے باعث کمزوریوں کو دور کیا جا سکے۔ ذہین طلباء کے لیے علیحدہ نصاب اور طریقۂ تدریس ہو اور کمزور طلباء کے لیے علیحدہ۔

(iii) بعض بچوں کے لیے خصوصی طریقۂ تدریس اور خصوصی نصاب مرتب کرنا چاہیے اور ان کو مختلف نوعیت کے مضامین پڑھائے جانے چاہئیں تا کہ ہر بچہ معاشرے کا اہم رکن بن سکے۔

مندرجہ بالا چیزوں کو مدنظر رکھ کر ماہرین تعلیم انفرادی اختلافات کی روشنی میں بہتر نصاب تعلیم مرتب کر سکتے ہیں اور مختلف اور مخصوص طریقہ تدریس اختیار کر سکتے ہیں۔

سوال: توارث اور ماحول میں سے کون سا عنصر بچے کو زیادہ متاثر کرتا ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب

توارث اور ماحول

ہر بچہ اپنے والدین ہی سے توارث کی صفات حاصل کرتا ہے۔ اس کی شکل وصورت اور دیگر خصوصیات عموماً اپنے والدین سے مشابہ ہوتی ہیں۔ یہ بات بہت حد تک درست ہے مگر بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ توارث کا دارومدار جینز (Genes) اور ان کے آپس میں ملنے کی ترتیب پر ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہر بچے کو جینز اپنے والدین سے ہی ملتے ہیں لیکن ان کی ترتیب کیا ہوتی ہے' یہ کوئی نہیں جانتا' لہٰذا ایک والدین کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد میں سے کسی بچے کی صورت میں ایک قسم کے جینز کا زیادہ اثر ہوتا ہے تو دوسرے کی صورت میں کسی اور قسم کے اور تیسرے کی صورت میں تیسری قسم کے جینز کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ الگ الگ صفات کے حامل جینز کے باہم ملنے کی وجہ سے ہی ایک والدین کے ہاں پیدا ہونے والے بچے نہ صرف آپس میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات وہ والدین سے بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ ان جینز میں موجود توارث کے اثرات کی بدولت بچے والدین جیسی جسمانی ساخت' قد وقامت' چال ڈھال' رنگت' خدوخال اور ذہنی صفات وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ ایسی صفات ہیں جن پر ماحول کا نہیں بلکہ توارث کا اثر ہوتا ہے۔

ماحول کے اثرات دراصل کسی فرد کی ذات میں تغیرات لانے والے ایسے اثرات ہیں جو باردار خلیہ بننے کے بعد اس پر خارجی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک پودے کے پیدا ہونے اور اس کی نشوونما پر آب وہوا' کھاد اور پانی وغیرہ وہ اثرات ہیں جو اس پر خارجی طور پر پڑتے ہیں' اس لیے ان کو ماحول کا نام دیا جاتا ہے۔ ماحول بچوں کی شخصیت پر بہت اہم اور بنیادی اثرات ڈالتا ہے۔ بچوں کی بے شمار دلچسپیاں' قسم قسم کی عادتیں اور عجیب وغریب انداز فکر ان کے ماحول کے باعث ہی ہوتا ہے۔ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو بھی اس پر پڑنے والے جملہ اثرات ماحول کے اثرات کہلاتے ہیں۔ مثلاً ماں کی بیماری' خوشی' خوراک' آرام اور ماحول ایسے عوامل ہیں جو پیدا ہونے والے بچے کی شخصیت پر اثر ڈالتے ہیں لیکن ماحول کے نمایاں اثرات بچے کی پیدائش کے بعد ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ پیدائش کے بعد ہم ان اثرات کو مشاہدات یا اور طریقوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

بچہ پیدائش کے بعد اپنے گھر' ماحول یعنی والدین کی زبان' ان کا لب ولہجہ' مذہب' جذباتی اثرات' دلچسپیاں' رویے' پسند ناپسند' ثقافت' لباس' عادات واطوار اور دیگر بہت سے شخصی اوصاف اپناتا ہے۔ گھریلو ماحول سے وہ محلے میں نکلتا ہے' مختلف گھرانوں کے بچوں سے مل کر کھیلتا ہے' ان سے وہ بہت سے اثرات قبول کرتا ہے۔ پھر وہ سکول جاتا ہے جہاں اس کے اپنے محلے کے علاوہ دوسرے محلوں کے بچے بھی موجود ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہاں استاد بھی موجود ہوتا ہے' لہٰذا وہ اس ماحول یعنی تعلیم' کتب' اساتذہ اور ہم جماعت ساتھیوں سے بہت کچھ سیکھتا اور حاصل کرتا ہے۔ ماحول کے اثرات انسان کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ واٹسن (Watson) کہتا ہے کہ آپ بچے کو میرے حوالے کریں۔ آپ جو چاہیں گے اس کو وہ بنا دوں گا۔ گویا وہ بچے کو بگاڑنے اور بنانے کا ذمہ دار ماحول کو ٹھہراتا ہے۔ اسلام نے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ بچہ اسلام کی فطرت پر معصوم پیدا ہوتا ہے۔ والدین یا معاشرہ یعنی ماحول اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں' یہ ماحول کے اثر کی واضح دلیل ہے۔

ماحول کے ذریعے انسان مختلف قسم کے تجربات کو اپنی شخصیت کا جزو بناتا ہے اور اپنی عمر کے آخری لمحات تک ان کو وسعت دیتا ہے۔ عمدہ تعلیم وتربیت کے لیے موافق ماحول نہایت ضروری ہے۔ یہ ایسی قوت ہے جو یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ایک شخص کی استعداد یا فطری صلاحیتیں کس حد تک بڑھ سکتی ہیں۔ دنیا میں جتنی بھی نامور ہستیاں پیدا ہوئی ہیں' اگر انہیں موافق ماحول میسر نہ آتا تو آج دنیا ان کے کمالات سے محروم رہتی۔ مثلاً قائداعظمؒ، علامہ اقبالؒ، امام غزالیؒ، ابنِ خلدون' آئن سٹائن وغیرہ کی کامیابیوں میں ماحول کے اثرات بہت نمایاں تھے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ عمدہ سے عمدہ ماحول بھی کسی بے وقوف کو عقل مند نہیں بنا سکتا لیکن تعلیم وتربیت' عمدہ غذا' حفظانِ صحت کے اصول اور دیگر حالات بچوں کی نشوونما پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً ایک اعلیٰ ذہانت کا بچہ ایسے ماحول میں آنکھ کھولتا ہے جہاں غربت ہے' والدین ان پڑھ ہیں' اسے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع بھی نہیں ملتے تو اس بچے کی ذہانت کیسے پھلے پھولے گی؟ اس طرح ایک کند ذہن بچے کو اگر ایسا تعلیمی ماحول دیا جائے جہاں اعلیٰ قابلیت کے حامل اساتذہ پڑھاتے ہوں' پھر بھی وہ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔

اب سوال یہ ہے کہ توارث یا ماحول میں سے بچے کی نشوونما اور شخصیت پر کس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔ یعنی یہ کہ بچہ صرف توارث

سے اثر قبول کرتا ہے یا وہ ماحول سے سب کچھ بنتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرد کسی بھی ایک عنصر (ماحول یا توارث) کی پیداوار نہیں ہوتا۔ کیا گندم کا بیج ماحول کی بدولت چنا پیدا کرسکتا ہے؟ یا کسی انسان کے ہاں حیوان پیدا ہوسکتا ہے؟ اس لیے یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ انسان' حیوان اور نباتات اپنے توارث اور ماحول کے درمیان تفاعل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ البتہ انسان کے کسی کردار میں توارث کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور کسی میں ماحول کا لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ ایک انسان میں صرف توارث کا اثر ہو اور ماحول کا نہ ہو یا ماحول کا ہو اور توارث کا نہ ہو۔

توارث اور ماحول دونوں ہی فرد کی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ توارث کی تاثیر کے متعلق تو یہ ہے کہ بلند قد وقامت والدین کے بچے بالعموم اسی قد وقامت کے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے والدین کی جسمانی ساخت کا اثر بھی اسی طرح قبول کرتے ہیں لیکن توارث میں ملنے والی صفات اور خصوصیات پر ماحول کے اثرات پڑنے سے ان کی ہیئت میں کچھ تبدیلی آ جاتی ہے۔ اگر اچھی اور خالص خوراک' صاف اور تازہ پانی اور خالص ہوا مناسب مقدار میں نہ ملے تو افراد کی نشوونما پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور یہ سب ماحول ہی کا حصہ ہیں۔ کسی فرد کے ارد گرد موجود حالات اور واقعات اس کا ماحول کہلاتے ہیں۔

انسانی شخصیت پر توارث اور ماحول کے اثرات کی بحث سے چند نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں جن کی روشنی میں انسانی ''فطرت اور اس کی تربیت'' کی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے:

1- ماحول اور توارث کسی وصف (Trait) کو مکمل طور پر متعین نہیں کرتے۔ بعض اوصاف پر توارث کا اثر نسبتاً زیادہ ہے۔ مثلاً قد وقامت' ذہانت کا معیار' حرکی حسی مستعدی وغیرہ بہت زیادہ توارث کے زیر اثر ہیں۔ اس کے برعکس عادات کی تشکیل' شخصیت کی مخصوص صفات' اعتقادات' اقدار' ذاتی رویے وغیرہ میں ماحول کا دخل زیادہ ہوتا ہے۔

2- برا ماحول اچھے توارث کو دبانے کی طاقت رکھتا ہے لیکن اس کو ختم نہیں کرسکتا۔ دوسری طرف موزوں ماحول کبھی بھی عمدہ توارث کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ذہین بچے کی تربیت برے ماحول میں ہو تو اس کی بیشتر ذہنی صفات برے ماحول کی وجہ سے دب جائیں گی اور برا ماحول اپنا اثر کر جائے گا۔ اسی طرح غبی اور کند ذہن بچے کو بہتر ماحول اور مناسب تربیت سے ذہین نہیں بنایا جاسکتا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جاسکتا کہ ماحول اور تربیت کا شخصیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تربیت بیشتر انسانی اوصاف کو اُجاگر کرنے کا باعث ہے۔

مختصراً توارث فرد کے کسی کام کرنے کی صلاحیت کا تعین کرتا ہے جب کہ ماحول اس کام کی نشاندہی کرتا ہے جو کوئی فرد عملی طور پر سرانجام دیتا ہے۔ اگر اعلیٰ قسم کی مشین کی احتیاط نہ کی جائے اور اس کو برے ماحول میں رکھا جائے تو اس کی کارکردگی میں بڑی جلدی فرق آ جائے گا اور اگر اس کو اچھا ماحول ملے اور اس کی مناسب احتیاط کی جائے تو اس سے اعلیٰ کارکردگی کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔

سوال: انفرادی اختلافات کیا ہوتے ہیں؟ ان کا مفہوم واضح کریں۔ نیز انفرادی اختلافات کی نوعیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب

انفرادی اختلافات (Individual Differences)

انفرادی اختلافات کے موضوع نے نفسیات کو بڑی وسعت بخشی ہے۔ انفرادی صلاحیت اور کردار کے اعتبار سے بہت سے اختلافات نہ صرف نوع انسانی میں بلکہ ادنیٰ درجے کے حیوانات میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر کی گئی تمام تحقیقات افراد میں وسیع انفرادی اختلافات کو ظاہر کرتی ہیں۔ زیادہ تر اختلافات بے ساختہ فعالیت کی مقدار' حاجتوں کی اضافی ضرورت' حرکت کی سمت' آموزش کی رفتار اور مسائل کے حل میں دیکھے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ انفرادی اختلافات پر بحث کی جائے' یہ ضروری ہے کہ ان اختلافات کے معانی اور مفہوم سے آگاہی حاصل کی جائے۔

مفہوم: انفرادی اختلافات سے مراد مختلف افراد میں صلاحیتوں اور قابلیتوں کے اعتبار سے فرق کا پایا جانا ہے۔ ان سے مراد وہ تمام اختلافات اور ایسی خصوصیات ہیں جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے الگ اور جدا کرتی ہیں۔ یہ اختلافات جسمانی' جذباتی' ذہنی اور معاشرتی ہونے کے ساتھ ساتھ رجحانات و میلانات میں بھی ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بڑا تنوع پیدا کیا ہے۔ جس طرح انواع واقسام کی اشیا ہیں' اُسی طرح ایک ہی قسم کی اشیا اور جاندار اپنی انفرادی خصوصیات کی بنا پر دوسروں سے مختلف ہیں۔ ہم انسان بھی ایک دوسرے سے مشابہ' ہم رائے' ہم خیال اور مماثل ہونے کے باوجود بعض گہرے اور نمایاں اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے سے الگ خصوصیات رکھتے ہیں۔ ہمارے یہ اختلافات ہماری انفرادیت کو اُجاگر کرتے ہیں۔ یہ اختلافات

ظاہری بھی ہو سکتے ہیں اور باطنی بھی' جسمانی بھی ہو سکتے ہیں اور کرداری بھی جب کہ اکتسابی اور غیر اکتسابی ہونا بھی ممکن ہے۔ انفرادی اختلافات کی بنیاد اور سبب توارث اور ماحول دونوں ہیں۔ فرد جس طرح عوامل کے اثرات قبول کرتا ہے' جن واقعات و حادثات سے گزرتا ہے اور جس طرح سے خود کو سب سے الگ ہستی شمار کرتا ہے' اسی میں اس کی انفرادیت پنہاں ہوتی ہے۔ ان اختلافات کو جاننے کی ضرورت اس وجہ سے بھی ہے کہ معاشرہ ہر فرد سے اس کی استعداد کے مطابق کام لے سکے اور ہر فرد بہتر مطابقت حاصل کر سکے۔

آموزش کے عمل میں انفرادی اختلافات بڑی اہمیت رکھتے ہیں' کیونکہ انفرادی اختلافات کو سمجھے بغیر آموزش کا عمل کامیاب نہیں بنایا جاسکتا۔ تعلیمی میدان میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی ماحول' ایک ہی استاد' ایک ہی نصاب' ایک ہی طریقہ تدریس اور ایک ہی ذہنی آزمائش کے باوجود بچوں کے تعلیمی نتائج میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض ناکام اور بعض کامیاب ہوتے ہیں اور پھر کامیابی میں بھی بہت سے اختلافات نظر آتے ہیں۔ یہی اختلافات ان کے ذہنی اختلافات کو ظاہر کرتے ہیں۔

تعلیمی میدان میں انفرادی اختلافات پر اس وقت سے اور زیادہ زور دیا جانے لگا ہے جب تعلیمی ماحول میں تمام تر یکسانیت کے باوجود طلباء کی آموزش اور ذہنی آزمائشوں کے نتائج میں بہت زیادہ فرق محسوس کیا گیا۔ اس موضوع پر کافی غور و فکر اور تحقیق کرنے کے بعد واضح ہوا کہ تعلیم میں بچوں کے انفرادی اختلافات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر بچوں کی آموزش کے عمل کو بہتر بنانا ہے تو ان کے باہمی انفرادی اختلافات کو پیش نظر رکھ کر آموزش کے عمل کے لیے بہتر منصوبہ بندی کرنا ہوگی تاکہ بچے ذہنی لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور ان کی آموزش بھی پائیدار اور مستقل ہو۔

انفرادی اختلافات کی نوعیت: انفرادی اختلافات کی تقسیم درج ذیل طریقے پر بیان کی جاسکتی ہے:

i- موروثی یا پیدائشی اختلافات
ii- ماحولیاتی اختلافات

i- موروثی یا پیدائشی اختلافات: موروثی یا پیدائشی اختلافات کو عام طور پر ایک ہی درجے میں شمار کیا جاتا ہے۔ فرد کو توارث کے ذریعے جو اختلافات ملتے ہیں' انہیں پیدائشی اختلافات بھی کہا جاتا ہے۔ بعض پیدائشی اختلافات ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا موروثی ہونا ضروری نہیں۔ بچے ایک ہی توارث رکھنے کے باوجود قد و قامت' شکل و صورت' رنگ و روپ اور وزن میں مختلف ہوتے ہیں۔

ایک ہی والدین کی اولاد میں کچھ بچے ذہین ہوتے ہیں اور کچھ کند ذہن بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ انفرادی اختلافات پیدائشی ضرور ہیں لیکن انہیں موروثی کہنا زیادہ مناسب نہیں ہوگا' رجحانات کے اختلافات پیدائشی ہونے کے ساتھ ساتھ موروثی بھی ہو سکتے ہیں۔ بچوں کے رجحانات لازمی طور پر وہ نہیں ہوتے جو والدین کے ہوتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کی اولاد میں سے ایک بچہ سائنس میں دلچسپی رکھتا ہے جب کہ دوسرا بچہ شعر و ادب سے لگاؤ ظاہر کرتا ہے۔ رجحانات کے یہ اختلافات ماحول کے باعث رونما ہوتے ہیں۔ جذباتی اختلافات عموماً پیدائشی ہوتے ہیں لیکن یہ موروثی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماحول بھی جذباتی اختلافات کا باعث ہو سکتا ہے۔

ii- ماحولیاتی اختلافات: انفرادی اختلافات کی دوسری بڑی وجہ ماحول کا فرق بھی ہوتا ہے' کیونکہ ہر شخص کا ماحول دوسرے شخص سے مختلف ہوتا ہے۔ ماحول سے مراد وہ تمام حالات اور واقعات ہیں جو فرد کی زندگی کے گرد و پیش میں رونما ہوتے رہتے ہیں' یہ حالات اور واقعات اس کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ماحول ہی کی بنا پر افراد کی خواہشات' رجحانات اور دلچسپیوں میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک ہی گھر اور خاندان کے بچے ایک ہی ماحول میں رہتے ہوئے مختلف دلچسپیاں اور رجحانات رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماحول سے مراد صرف گھر کے اندرونی حالات ہی نہیں ہوتے بلکہ گھر کے ہر فرد کو گھر سے باہر نکل کر ایک الگ اور مختلف ماحول ملتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی حالات مختلف ہو سکتے ہیں یا بچہ انہیں مختلف انداز میں دیکھ سکتا ہے۔ والدین گھر میں اگر کسی ایک بچے کو نظر انداز کرتے ہیں اور کسی دوسرے کو زیادہ چاہتے ہیں یا ایک کی ضروریات کا دوسرے سے زیادہ خیال رکھتے ہیں تو اس وجہ سے بھی بچے گھر کے ماحول کو ایک دوسرے سے مختلف انداز میں محسوس کرتے ہیں۔

ت کے اختلافات ماحول کے باعث بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح معاشی' سماجی' ثقافتی و اقتصادی اختلافات بھی عموماً ماحول کی پیداوار ہوتے ہیں۔ ماحول کے باعث جذباتی اختلافات بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ماحول اگر بچہ کے جذبات کو مشتعل کرنے والا ہو تو بچوں میں اشتعال کی عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ بچوں کو اگر مناسب ماحول ملے تو ان میں صحیح جذباتی رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح کے انفرادی اختلافات زیادہ تر ماحولیاتی ہوتے ہیں' اس طرح اکتسابی یا رجحان کے اختلافات کو ماحولیاتی اختلافات بھی کہا جاسکتا ہے۔

سوال: انفرادی اختلافات کا مفہوم بیان کیجیے۔ جسمانی اختلافات کی وضاحت کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

- انفرادی اختلافات سے کیا مراد ہے؟ بچوں میں ذہنی اختلافات کو تفصیل سے بیان کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2007ء)
- جسمانی اختلافات کی وضاحت کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2011ء)
- طلباء میں جسمانی اختلافات کی کیا وجوہات ہیں؟ ایسے بچوں کا کیا رویہ ہوتا ہے؟ ان مسائل کا شکار بچوں کی صورت میں اساتذہ اور والدین کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب

جسمانی اختلافات

یہ اختلافات عموماً توارث کے فرق کے باعث ہوتے ہیں اور پیدائشی مگر غیر اکتسابی ہوتے ہیں۔ ان میں وہ تمام اختلافات شامل ہیں جو کسی نہ کسی طرح جسم کی ساخت یا اس کی رنگت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں ظاہری شکل وصورت، رنگ وروپ، قد وقامت اور بعض دفعہ صحت و بیماری وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

جسمانی اختلافات بعض مرتبہ پیدائشی نہیں ہوتے بلکہ حالات وحادثات کی بنا پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ جسمانی اختلافات بعض صورتوں میں واضح اور کبھی غیر واضح ہوتے ہیں۔ اگر صرف شکل وصورت اور رنگ وروپ کے اختلافات ہوں تو اس کے اثرات کو تو کم کیا جاسکتا ہے لیکن اگر بچوں میں کوئی جسمانی توارثی کمزوری یا پیدائشی نقص ہے تو یہ عموماً تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایسے بچے اگر اپنے ساتھیوں کے مذاق کا نشانہ بن جائیں تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو کر تعلیم میں پیچھے رہ جاتے ہیں یا بعض مرتبہ بددل ہو کر تعلیم ترک کر دیتے ہیں، اس لیے تعلیم دیتے ہوئے جسمانی اختلافات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں میں ایسے جسمانی اختلافات کا بخوبی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو درج ذیل نوعیت کے ہو سکتے ہیں:

- ☆ ایک ہی جماعت میں کچھ بچے اچھی شکل وصورت اور قد وقامت کے ہوتے ہیں اور دوسرے معمولی شکل وصورت، غیر صحت منداور بعض بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔
- ☆ کچھ بچے پیدائشی یا پھر حادثات کی وجہ سے معذور ہو جاتے ہیں، بعض جسمانی کمزوریوں یا خامیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بعض بچوں کی بینائی کمزور ہوسکتی ہے تو کچھ کی قوت گویائی یا سماعت کمزور ہوسکتی ہے۔
- ☆ بعض بچے تتلا کر بولتے ہیں۔ ایسے بچے جماعت میں زیادہ بولنے سے گھبراتے ہیں۔
- ☆ وہ بچے جو کسی جسمانی عضو کے ضائع ہونے یا کسی بیماری کے باعث معذور ہو جاتے ہیں، انہیں بھی کئی دفعہ بچوں کے مذاق کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔

سوال: طلبہ کے ذہنی اختلافات کی صورت میں اساتذہ کی ذمہ داری پر روشنی ڈالیے۔ (لاہور بورڈ 2009ء، گوجرانوالہ بورڈ 2014ء)

- طلباء کے ذہنی اختلافات اور ان اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب

ذہنی اختلافات

بچے ذہانت کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اگرچہ ذہانت کے لحاظ سے اختلافات کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن مطالعے میں آسانی کی خاطر ایسے بچوں کو ذہانت کی بنیاد پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(الف) ذہین بچے (ب) متوسط بچے

(ج) کند ذہن بچے

ذہانت کی پیمائش کے لیے ماہرین نے ایک کلیہ ترتیب دیا ہے۔ اس کی مدد سے بچے کی ذہنی سطح کا تعین کیا جاتا ہے جسے مقیاس ذہانت کہا جاتا ہے۔ مقیاس ذہانت کی روشنی میں ماہرین نے بچوں کو ذہانت کے لحاظ سے مزید تقسیم کیا ہے:

www.downloadclassnotes.com

بچوں کی ذہانت کا جدول

بچوں کی اقسام	مقیاس ذہانت
فطین بچے	140 یا اس سے زیادہ
ذہین بچے	110 سے 139 تک
متوسط بچے	90 سے 109 تک
کند ذہن بچے	80 سے 89 تک
کم عقل بچے	70 سے 79 تک
ناقص العقل بچے	70 سے کم

الف۔ فطین بچے: فطین بچے اپنی عمر سے کافی آگے کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسے بچوں میں حالات کو سمجھنے اور اس کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے بچوں میں تجسس کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر چیز کے جاننے کے لیے مختلف قسم کے سوالات کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لیے سوالات کرتے ہیں۔ مسائل کا حل بڑی آسانی سے تلاش کر لیتے ہیں۔

ب۔ ذہین بچے: ذہین طلباء اپنی عقل اور بصیرت کے سبب اپنے ہم عمر بچوں سے بڑھ چڑھ کر تعلیمی کام میں دلچسپی لیتے ہیں اور اعلیٰ ترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف تعلیمی میدان میں پیش پیش ہوتے ہیں بلکہ وہ اپنی عقل و سمجھ سے اپنے دیگر مسائل کے حل بھی خود تلاش کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات تدریس ان کے تجسس اور دلچسپی کی تسکین سے قاصر رہتی ہے۔ لہٰذا ایسے طلباء کے لیے استاد کو بہت محنت اور توجہ سے کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لیے اعلیٰ اضافی کتب کی نشان دہی اور دستیابی کو ممکن بنانا ضروری ہے تاکہ ان کے تجسس اور دلچسپی کی تسکین ہو سکے۔

ج۔ متوسط بچے: متوسط طلباء اکثریت کے شانہ بشانہ چلتے ہیں، نہ تو وہ اتنے تیز ہوتے ہیں کہ زندگی کی دوڑ میں دوسروں کو پیچھے چھوڑ دیں اور نہ اتنے سست رفتار کہ ان کے لیے دوسروں کی سطح تک پہنچنا مشکل ہو جائے۔ وہ ہر میدان میں اوسط کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ کارکردگی کام کی نوعیت کے اعتبار سے کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔

د۔ کند ذہن بچے: کند ذہن طلباء کی تعلیم و تدریس کے لیے استاد کو سخت محنت کرنا پڑتی ہے، تب کہیں جا کر ان میں کچھ معمولی سوجھ بوجھ سے کام لینے کے قابل ہوتے ہیں۔ حصول علم پر براہ راست اثر ڈالنے والی خوبی ذہانت ہے۔ چونکہ تمام بچے ایک جیسے ذہین نہیں ہوتے، اس لیے اس فرق کے باعث بچوں کے تعلیمی نتائج میں فرق نظر آتا ہے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جماعت میں چند بچے تو سبق پہلی ہی کوشش میں سمجھ جاتے ہیں اور دیر تک یاد رکھتے ہیں جب کہ بعض بچے استاد کے بار بار بتانے کے باوجود کچھ نہیں سیکھ پاتے یا پھر جلد بھول جاتے ہیں۔ ایسے ہی بچوں کا شمار کند ذہن بچوں میں کیا جاتا ہے۔

ر۔ کم عقل بچے: کم عقل بچے بہت زیادہ سادہ ہوتے ہیں۔ یہ حالات کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں، ان میں خود کام کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، سوالات کے غلط جوابات دیتے ہیں، یادداشت کم ہوتی ہے۔ کم عقل بچے عموماً اپنی طبعی عمر سے کافی کم کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثلاً یہ بچے 4-5 سال کی بجائے 6-7 سال کی عمر میں سکول جانا شروع کرتے ہیں لیکن یہ بچے بمشکل چار پانچ سال کی عمر کے بچوں کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ بچے اپنے جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے کسی حد تک تو اہل ہوتے ہیں لیکن کسی کام کو جلد سر انجام نہیں دے سکتا۔ ان بچوں میں خود اعتمادی بہت کم ہوتی ہے۔

س۔ ناقص العقل بچے: ناقص العقل بچوں کا مقیاس ذہانت عموماً 70 سے کم ہوتا ہے۔ ایسے بچے عام طور پر دوسرے بچوں سے ہر لحاظ سے کم کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ناقص العقل بچے مسائل کو سمجھنے کی بہت کم صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان بچوں میں ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت بھی کم ہوتی ہے۔ ناقص العقل بچوں میں بعض معاشرتی خصوصیات مثلاً ہر شخص کو سلام کرنا، ہاتھ ملانا یا ہر کسی کے لیے مسکراہٹ دینا وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں۔

طلباء کے ذہنی اختلافات کی صورت میں اساتذہ کی ذمہ داری

کمرہ جماعت میں استاد کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ایک ہی طریقہ تدریس اختیار کرتے ہوئے تمام بچوں کو یکساں نصاب پڑھائے۔ اگر

www.downloadclassnotes.com

وہ اعلیٰ ذہانت والے بچوں کو پیش نظر رکھ کر تعلیم دیتا ہے تو متوسط اور کم ذہانت والے بچے دلچسپی نہیں لیتے۔ ذہانت کے اختلافات چونکہ حصول علم پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں' لہٰذا ماہرین تعلیم کے لیے اس نوعیت کے مسائل نہایت توجہ طلب ہیں۔ ہمارے معاشرے میں مقیاس ذہانت معلوم کرنے کا رواج تو نہیں ہے لیکن ہم بچوں سے سوالات کے ذریعے ان کے مشاغل' گفتگو اور دلچسپیوں سے ان کی ذہانت کا اندازہ کر کے انہیں ان کی ذہانت کے مطابق تعلیم دے سکتے ہیں۔ چونکہ بچوں کے ذہنی اختلافات تعلیم میں بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں' اس لیے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلباء کے درمیان تعلّم کے فرق کا ان کی ذہانت کے پس منظر میں جائزہ لے اور مختلف قسم کے بچوں سے یکساں توقعات وابستہ نہ کرے۔ ورنہ ممکن ہے کہ متوسط اور کم ذہانت والے بچے تعلیم اور تعلیمی اداروں سے بددل ہو جائیں۔ معمولی ذہانت والے بچے کیونکہ زیادہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے' اس لیے انہیں کوئی عملی کام سیکھنے کا موقع دیا جائے۔ انہیں ایسے مشاغل کا موقع بھی دیا جائے جن کے باعث ان کی دلچسپی بھی قائم رہ سکے اور وہ اعلیٰ ذہانت والے بچوں کے سامنے احساس کمتری اور شرمندگی کا شکار بھی نہ ہوں۔

سوال: طلباء کے جذباتی اختلافات اور اساتذہ کی ذمہ داری پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب

جذباتی اختلافات

بچے جذباتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ تمام بچوں میں مختلف نوعیت کے جذبات موجود ہوتے ہیں۔ بعض کے جذبات شدید نوعیت کے ہوتے ہیں اور بعض جذبات پر زیادہ قابو رکھتے ہیں۔ یہ جذباتی اختلافات تعلیم کے حصول میں بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔

ایسے بچے جو جذباتی طور پر متوازن نہیں ہوتے' وہ یا تو بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں یا پھر ہر وقت رنجیدہ اور خاموش رہتے ہیں۔ ان کے یہ غیر متوازن جذبات حصول علم میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ یہ معمولی ناکامی یا استاد کی معمولی سی سرزنش سے مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جن بچوں کو گھر میں مناسب توجہ اور پیار و محبت نہیں ملتا' وہ بھی جذباتی اُلجھنوں کا شکار رہتے ہیں' وہ یا تو سب سے الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں یا سکول کے نظم وضبط' اپنے ساتھیوں اور اساتذہ کے لیے مسئلہ بن جاتے ہیں۔ ایسے بچے جو جذباتی طور پر صحت مند ہوتے ہیں یا جن کے جذبات متوازن ہوتے ہیں' وہ پر سکون رہ کر حصول علم کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ بچوں کے جذبات کی شدت اور ان کا احساس ہونا ان کی جسمانی و ذہنی صحت کو متاثر کرتا ہے۔ وہ جذباتی شدت کے باعث نہ ذہنی یکسوئی سے کام کر سکتے ہیں اور نہ جسمانی طور پر صحت مند رہ سکتے ہیں۔ جذبات کے اثرات براہِ راست ان کی تعلیم پر مرتب ہوتے ہیں اور ان کی توجہ تعلیم سے ہٹ جاتی ہے۔ وہ تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے جس کے باعث وہ دوسرے بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

طلباء کے جذباتی اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: بچوں کی جذباتی صحت و توازن کو قائم رکھنے میں اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ حساس بچوں کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھا جائے' انہیں جماعت میں ان کے ساتھیوں کے سامنے شرمندہ نہ کیا جائے۔ تمام بچوں کی جذباتی تربیت بھی کی جائے اور انہیں اپنے جذبات پر قابو رکھنا سکھایا جائے۔ یہ مقصد صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب استاد بھی جذباتی صحت و توازن کا مالک ہو اور بچوں کے ساتھ صحت مند جذباتی تعلق قائم کر سکے۔ کسی بچے کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا یا کسی بچے کی طرف زیادہ جذباتی جھکاؤ اور لگاؤ دوسرے بچوں کی متوازن زندگی میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے اور وہ یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ بچوں میں جذباتی اختلافات کی اہمیت کے پیشِ نظر استاد کو کمرۂ جماعت میں مناسب رویہ اختیار کرنا چاہیے' بچوں کو مناسب پیار و محبت اور توجہ دی جائے تا کہ وہ تعلیم کی طرف پوری توجہ دے سکیں۔

سوال: طلباء کے رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کون کون سے ہوتے ہیں؟ ایسی صورت میں والدین اور اساتذہ پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جواب

رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات

افراد اپنے رجحانات اور صلاحیتوں کی وجہ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان کے رجحانات اور صلاحیتیں ان کی تعلیم پر اثر ڈالتی ہیں۔ یقینی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اختلافات موروثی یا پیدائشی ہوتے ہیں یا ماحول کے باعث لیکن یہ تعلیم میں اہمیت ضرور رکھتے ہیں۔ بچے تعلیم میں اسی وقت دلچسپی لیتے ہیں اور کامیابی و کامرانی حاصل کرتے ہیں جب ان کے رجحان اور صلاحیت کو پیش نظر رکھ کر انہیں تعلیم دی جائے' اگر انہیں ان کی صلاحیت اور رجحان کے خلاف تعلیم دینے کی کوشش کی جائے تو اوّل تو اس میں کامیابی کے امکانات کم ہوں گے اور اگر کسی حد تک کامیابی

حاصل ہو بھی جائے تو سخت محنت اور کوشش کے ساتھ ساتھ زیادہ توجہ درکار ہوتی ہے۔

بچوں کو ان کے رجحان و صلاحیت کے مطابق تعلیم دی جائے تو وہ تعلیم میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اور کم وقت میں کم محنت سے بہتر نتائج حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ تمام طلباء رجحان و صلاحیت میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں' اسی لیے بعض طلباء سائنس کے مضامین میں دلچسپی رکھتے ہیں' بعض کا جھکاؤ کامرس کی طرف ہوتا ہے اور بعض فنونِ لطیفہ اور ادب سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ طلباء کو اگر ان کے رجحان اور صلاحیت کے مطابق مضامین کے انتخاب کا موقع دیا جائے تو دلچسپی کے ساتھ تعلیم جاری رکھتے ہیں لیکن جو مضامین انہیں کسی مجبوری کے تحت یا اپنی مرضی کے خلاف یا والدین کی مرضی سے اختیار کرنا پڑیں' ان کے پڑھنے میں بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ وہ آخر تک مطمئن نہیں ہو پاتے اور ان میں کامیابی بھی مشکل ہوتی ہے۔

ہمارے ہاں بچوں کے رجحانات و صلاحیتوں کے اختلافات کو اہمیت نہیں دی جاتی' اس لیے تعلیم عموماً ان کی صلاحیتوں کے برعکس ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ بچوں کو ان کی صلاحیتوں اور ان کے رجحانات کے مطابق کام کرنے کے مواقع دیئے جائیں تا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکیں ورنہ ان کی یہ صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔

طلباء میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات میں والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری: بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے حوالے سے والدین اور اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے دوران بیشتر بچوں پر ان کے والدین کے رجحانات اور خواہشات کا غلبہ رہتا ہے اور بچوں کو اسی کے مطابق تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بچے اپنے رجحان کے خلاف تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہوتے ہیں حالانکہ اس معاملے میں والدین کو صرف اپنی رائے دینی چاہیے' باقی کام بچے کی صلاحیت اور اس کے رجحان کے مطابق اسے خود کرنے دیا جائے۔ اساتذہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ تمام طلباء کے لیے ایک ہی طریقہ تدریس اختیار نہ کریں بلکہ بچوں کی دلچسپی اور صلاحیتوں کے پیشِ نظر مختلف تدریسی طریقے اختیار کر کے طلباء کو ان کے رجحانات کے مطابق تعلیم دیں۔ اساتذہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود بھی طلباء کو ان کے رجحانات اور صلاحیتوں کے مطابق لگن اور محنت سے پڑھائیں تا کہ وہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

بچے جب سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ابتدا ہی سے ان کے رجحانات اور دلچسپیوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ ہمارے ہاں تو نصاب سازی اور طریقۂ تدریس میں بھی اس پہلو کو پیشِ نظر نہیں رکھا جاتا۔ تمام بچوں کو تقریباً ایک ہی طریقے سے یکساں نصاب کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان میں موجود صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کی اکثریت تعلیم میں پوری دلچسپی نہیں لیتی۔ جب طلباء نویں جماعت میں پہنچتے ہیں اور مضامین کے انتخابات کا مرحلہ آتا ہے اور انہیں سائنس' کامرس یا آرٹس مضامین کے گروپ سے کوئی ایک منتخب کرنا ہوتا ہے تو والدین کی خواہش کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ بچے کا رجحان سائنس کی طرف ہے یا نہیں' اسے سائنس پڑھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ عموماً اس طرح مجبور کیا جانے والا طالب علم فیل ہو کر اپنی عمر کے کئی سال ضائع کر دیتا ہے۔ اس طرح رجحان کے خلاف آرٹس کے مضامین پڑھنے پر بھی کوئی طالب علم ناکام ہو سکتا ہے۔ یوں ملک کو بہت سے طلباء کی صلاحیتوں سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ اگر تعلیم کے دوران طلباء کے رجحانات و خواہشات اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھا جائے اور تمام بچوں کو یکساں صلاحیت والا نہ سمجھا جائے تو تعلیم سب بچوں کے لیے کارآمد بن سکتی ہے۔

سوال: طلباء کے معاشی اور معاشرتی اختلافات کی وضاحت کریں۔ نیز ایسی صورت میں اساتذہ کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب

معاشی اور معاشرتی اختلافات

تعلیمی اداروں میں آنے والے بچوں کا تعلق مختلف معاشرتی حالات سے ہوتا ہے۔ اس طرح ان کے معاشی یا مالی حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک ان حالات کا جاننا حصولِ علم سے چنداں تعلق نہیں رکھتا لیکن حقائق اس کے برعکس ہیں۔

تعلیمی عمل میں ان حالات و اختلافات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ وہ بچے جن کا معاشرتی و معاشی پس منظر اچھا ہوتا ہے' تعلیم میں بہتر نتائج دکھاتے ہیں' اس لیے کہ ان کی تمام تر ضروریات و خواہشات کی بہتر تکمیل ہوتی ہے' انہیں مناسب رہنمائی حاصل ہوتی ہے' حصولِ علم میں ان کو کوئی مالی دشواری پیش نہیں آتی' ان کو صاف ستھرا تعلیمی ماحول میسر ہوتا ہے' جس کے باعث وہ تعلیم میں دلچسپی برقرار رکھ سکتے ہیں اور گھر اور مدرسے کے ماحول میں تضاد محسوس نہیں کرتے۔ غریب گھرانوں سے آنے والے بچے معمولی لباس پہن کر اور معمولی غذا استعمال کر کے تعلیم کی طرف توجہ دینے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو بھی ان کے معاشی اور معاشرتی حالات ان کی تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً امیر والدین کے بچوں کو ٹیوشن کی سہولت میسر ہوتی ہے اور استاد ان کے گھر میں بھی آ کر پڑھاتا ہے جب کہ غریب بچوں کو اپنے تعلیمی وقت میں بھی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے۔

ہمارے ہاں بعض بچوں کو ٹرانسپورٹ کی آسانیاں ہیں۔ وہ بغیر دقت کے تعلیمی اداروں میں آتے جاتے ہیں اور بعض میلوں پیدل چل کر مشکل حالات کا سامنا کر کے تعلیمی اداروں تک پہنچتے ہیں تو انہیں تعلیم کی طرف توجہ دینے میں بڑی محنت اور کوشش کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح جب یہ بچے گھروں کو واپس جاتے ہیں تو انہیں اپنے گھروں کے کمزور مالی حالات کی بنا پر محنت مزدوری بھی کرنا پڑتی ہے۔ لڑکے باہر محنت کرتے ہیں اور لڑکیاں سلائی وغیرہ کر کے اپنے گھریلو اور تعلیمی اخراجات پورے کرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے بچے تعلیم کے لیے پورا وقت نہیں دے سکتے۔ اس طرح خراب اقتصادی حالات انہیں ذہنی پریشانیوں میں مبتلا رکھتے ہیں۔ ان کی جذباتی اور جسمانی صحت کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ یوں یہ برے حالات ان کی تعلیم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں' لہٰذا وہ بچے جن کے معاشرتی اور معاشی حالات بہتر نہیں ہوتے اور جنہیں اچھا ماحول نہیں ملتا' وہ تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے' اس لیے کہ جب ان کی بنیادی ضروریات وخواہشات ہی کی تکمیل نہیں ہو پاتی تو وہ تعلیم کی طرف کس طرح پوری توجہ دے سکتے ہیں۔

معاشرتی ماحول بہتر نہ ہونے کی وجہ سے بھی عموماً بچے تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں دے پاتے۔ بعض خاندانوں میں یا تو مہذب اور تعلیم یافتہ لوگوں کا ماحول نہیں ہوتا یا پھر والدین اپنی ہی دلچسپیوں میں مشغول رہتے ہیں' اس لیے بچوں کو ضروری اور مطلوبہ رہنمائی حاصل نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ تعلیم میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

طلباء کے معاشی اور معاشرتی اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے ان تمام اختلافات کو پیشِ نظر رکھیں اور کام نہ کرنے یا تعلیم میں کمزور ہونے کی بنا پر بچوں کی سرزنش کرنے سے پہلے ان کی کمزوری کے اسباب معلوم کریں اور ان کی رہنمائی کریں۔ اگر ممکن ہو تو ایسے بچوں کو تعلیمی اداروں میں ایسے مواقع بھی فراہم کیے جا سکتے ہیں جن سے ان کے لیے آمدنی کے ذرائع پیدا ہو سکیں تاکہ وہ اپنی مدد آپ کے اصول پر کام کریں' ان کی انا کو ٹھیس نہ پہنچے اور ان کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل بھی ہو سکے جن بچوں کو گھر پر بہتر تعلیمی ماحول میسر نہیں ہوتا' انہیں بھی دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ رہنمائی وتوجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ ہمارے تعلیمی ماحول میں جہاں بچے مختلف ماحول اور گھرانوں سے آتے ہیں اور جماعتیں پر ہجوم ہوتی ہیں' یہ کام بہت دشوار ہے پھر بھی اساتذہ کوشش کریں تو کسی حد تک ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوال 16: طلباء کے متفرق انفرادی اختلافات کی صورت میں اساتذہ پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

جواب

متفرق انفرادی اختلافات

مندرجہ بالا انفرادی اختلافات کے علاوہ بچوں میں بعض دوسری قسم کے انفرادی اختلافات بھی موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً مذہبی' ثقافتی' سیاسی اختلافات وغیرہ لیکن یہ اختلافات تعلیم پر بہت زیادہ اثر انداز نہیں ہوتے۔ ان انفرادی اختلافات پر تھوڑی سی توجہ دی جائے اور اساتذہ اپنا رویہ مناسب رکھیں تو ان پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔ استاد کسی خاص نظریے' مذہب یا ثقافت' تمدن کے طلباء کو اہمیت وفوقیت نہ دے۔ اگر وہ آفاقی اقدار کو پیشِ نظر رکھے اور تعلیم وتربیت کے صحیح طریقوں کو اپنائے تو اس قسم کے اختلافات عموماً تعلیم کی راہ میں حائل نہیں ہوتے۔

طلباء کے متفرق اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری: ایک استاد کے لیے بچوں میں پائے جانے والے ان تمام اختلافات سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ بچوں کو انفرادی اختلافات کی روشنی میں تعلیم دی جائے۔ تدریس کو مؤثر بنانے کے لیے معلم کو مندرجہ ذیل اصولوں کو مدِ نظر رکھنا چاہیے:

* استاد کو بچوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کرنا چاہیے اور ان کی انفرادی دلچسپیوں' ضروریات' خواہشات' مشکلات اور مسائل کا پتہ لگانا چاہیے تاکہ بچوں کی صحیح مدد اور رہنمائی کی جا سکے۔ بعض بچوں کو اپنی پسند کے مضامین منتخب کرنے کا موقع نہیں ملتا جب کہ بعض کی تعلیم وتربیت کے لیے انفرادی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔
* معلم کے لیے بہت ضروری ہے کہ بچوں کی انفرادی خصوصیات سے آگاہ ہو۔ اسے اس بات کا پتہ ہو کہ کون سا طالب علم کس مضمون میں کمزور ہے اور کہاں اس کو انفرادی توجہ کی ضرورت ہے۔ ایسی جماعتیں جن میں بچوں کی تعداد زیادہ ہو اور استاد کے لیے بچوں کی انفرادی ضروریات واختلافات کی طرف توجہ دینا مشکل ہو وہاں بچے انفرادی مشکلات کا حل نہ ملنے کی وجہ سے کمزور رہ جاتے ہیں اور ان کی ایسی کمزوریاں جماعتی تدریس کی مدد سے دور نہیں ہو سکتیں۔

☆ بعض بچوں کو خصوصی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے کہ وہ دوسرے بچوں سے مختلف قسم کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ فطین ہیں یا کند ذہن یا ان میں سے کچھ جسمانی نقائص میں مبتلا ہیں۔ ایسے تمام بچے خصوصی تعلیم کے محتاج ہوتے ہیں بچوں کی انفرادی خصوصیات کو مدنظر رکھ کر ان کو مختلف نوعیت کے مضامین کا انتخاب کرنے میں مدد دینی چاہیے۔ ایسے بچوں کی آئندہ زندگی کے لیے موزوں پیشے کے انتخاب میں بھی مدد کرنی چاہیے تاکہ وہ آئندہ زندگی میں خود بھی کامیاب ہوں اور ملک وقوم بھی ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

* بچوں کے انفرادی اختلافات کے مطابق ان کی بہتر تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ ان کو موزوں طریقہ ہائے تدریس سے تعلیم دی جائے تاکہ ان کی انفرادی صلاحیتوں کو بھرپور نشوونما کا موقع ملے۔

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☐ **ہر سوال کے دیے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

(i) اعضاء کی کارکردگی اور اُن کے باہمی ربط میں تبدیلی کے عمل کو کہتے ہیں:
(الف) نشوونما ✓ (ب) توارث (ج) ماحول (د) بالیدگی

(ii) توارث سے مراد وہ تمام صفات ہیں جو بچہ پیدائشی طور پر حاصل کرتا ہے:
(الف) ماں کے پیٹ سے (ب) آباؤاجداد سے ✓ (ج) ماحول سے (د) بیضہ سے

(iii) انسان کے تخمی خلیہ میں کتنے جوڑے ہوتے ہیں؟
(الف) 46 (ب) 26 (ج) 23 ✓ (د) 24

(iv) ماں کے پیٹ میں بچے پر کون سے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
(الف) نسلی اثرات (ب) داخلی (ج) داخلی وخارجی دونوں (د) ماحول کے اثرات ✓

(v) بچوں کی نشوونما کا سلسلہ پیدائش سے شروع ہو کر جاری رہتا ہے:
(الف) تمام عمر ✓ (ب) بڑھاپے تک (ج) ادھیڑ عمر تک (د) جوانی تک

(vi) ایسے تمام تغیرات جو کسی فرد میں جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی لحاظ سے رونما ہوتے ہیں، کیا کہلاتے ہیں؟
(الف) مراجعت (ب) آموزش (ج) نشوونما ✓ (د) اکتساب

(vii) والدین کے توارث کی خصوصیات کی حامل اکائیاں کیا کہلاتی ہیں؟
(الف) جینز ✓ (ب) لیاقتیں (ج) صفات (د) فعالیتیں

(viii) کس اصول کے مطابق انسانی بالیدگی ونشوونما کا رُخ انتہا سے وسط کی جانب ہوتا ہے؟
(الف) اصول مراجعت ✓ (ب) اصول مشابہت (ج) اصول فعالیت (د) اصول فطریت

(ix) کتنے سال کی عمر کے بعد لڑکیوں کی جسمانی نشوونما تیز ہو جاتی ہے؟
(الف) 5 (ب) 10 ✓ (ج) 12 (د) 14

(x) بچوں کو اُن کے رجحان وصلاحیت کے مطابق تعلیم دی جائے تو وہ تعلیم میں:
(الف) کم دلچسپی لیتے ہیں (ب) زیادہ دلچسپی لیتے ہیں ✓ (ج) دلچسپی کھو دیتے ہیں (د) ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں

مختصر سوالات و جوابات

(Short Questions & Answers)

☆ **مختصر سوالات کے جوابات لکھیں۔**

سوال 1: نشوونما اور بالیدگی کے توارثی اصولوں کی فہرست تحریر کریں۔
جواب: (i) اصول مشابہت (ii) اصول غیر مشابہت
(iii) اُصول مراجعت

سوال 2: بچوں میں کس قسم کے انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں؟ نام لکھیں۔
جواب: (i) جسمانی (ii) ذہنی (iii) جذباتی
(iv) معاشی و معاشرتی (v) رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات

سوال 3: ذہانت کے اعتبار سے بچوں کی درجہ بندی کا جدول تیار کریں۔
جواب: (i) فطین بچے (ii) ذہین بچے (iii) کند ذہن بچے
(iv) متوسط بچے (v) کم عقل بچے (vi) ناقص العقل بچے

سوال 4: نشوونما سے کیا مراد ہے؟
جواب: نشوونما سے مراد شکل وصورت اور جسامت میں وہ تبدیلیاں ہیں جو کام کرنے کی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

سوال 5: بالیدگی سے کیا مراد ہے؟
جواب: انسان کی لمبائی، چوڑائی اور وزن میں ایسا اضافہ جس کو پیمائش کے ذریعے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

سوال 6: نشوونما کے چار اصول تحریر کریں۔
جواب: (i) نشوونما ایک منظم عمل ہے۔ (ii) نشوونما ایک مسلسل عمل ہے۔
(iii) نشوونما ایک ارتقائی عمل ہے۔ (iv) نشوونما ایک مربوط عمل ہے۔

سوال 7: انفرادی اختلافات کا مفہوم واضح کریں۔
جواب: مختلف افراد میں صلاحیتوں اور قابلیتوں کے اعتبار سے فرق پایا جاتا ہے۔ انفرادی اختلافات سے مراد وہ اختلافات اور خصوصیات ہیں جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے الگ کرتی ہیں۔

سوال 8: ذہنی اختلافات کے لحاظ سے بچوں کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟
جواب: (i) ذہین بچے (ii) متوسط بچے (iii) کند ذہن بچے

سوال 9: شدید جسمانی اختلافات والے بچوں کے لیے کیسا تعلیمی نصاب ہونا چاہیے؟
جواب: ایسے بچوں کے لیے خصوصی اور الگ نصاب بنایا جانا چاہیے۔ الگ تعلیمی اداروں میں خصوصی تربیت یافتہ اساتذہ کو مخصوص طریقہ تدریس سے ایسے بچوں کو تعلیم دینی چاہیے۔

سوال 10: بچوں میں پائے جانے والے کم از کم 5 جسمانی اختلافات کی فہرست تیار کریں۔
جواب: (i) کمزور بینائی (ii) بولنے میں تتلاہٹ یا ہکلاہٹ
(iii) جسمانی معذوری (iv) قد و قامت میں کمی بیشی
(v) ظاہری شکل وصورت میں نمایاں فرق

سوال 11: توارث سے کیا مراد ہے؟
جواب: توارث سے مراد وہ خوبیاں اور خامیاں ہیں جو بچہ پیدائشی طور پر اپنے آباؤ اجداد سے حاصل کرتا ہے چنانچہ یہ سلسلہ اور تعلق پچھلی کئی نسلوں تک چلا جاتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

سوال12: بچے کی نشوونما اور بالیدگی کے وراثتی اصول کتنے ہیں؟

جواب: ماہرین نفسیات نے تین قسم کے عمومی توارثی اصول وضع کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) اصولِ مشابہت (ii) اصول غیر مشابہت (iii) اصول مراجعت

سوال13: ماحول کے انسانی زندگی پر اثرات بیان کریں۔

جواب: ماحول کے اثرات انسان کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ کسی فرد کے اردگرد موجود حالات اور واقعات اُس کا ماحول کہلاتے ہیں۔ اسلام ماحول کے اثرات کی واضح دلیل یوں پیش کرتا ہے کہ بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ والدین یا معاشرہ یعنی ماحول اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔

سوال14: نشوونما ایک منظّم عمل ہے۔ وضاحت کیجیے۔

جواب: نشوونما ایک منظّم عمل ہے۔ یہ عمل ایک مخصوص ترتیب اور طریقے کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس میں ترتیب درجہ بندی اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ یعنی طفولیت پھر لڑکپن، نوبلوغت اور بلوغت وغیرہ۔

سوال15: متفرق اختلافات میں اساتذہ کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: استاد کو بچوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ اُن کے مسائل کا پتہ لگا کر بچوں کی صحیح مدد اور راہنمائی کی جا سکے۔ معلم بچوں کی انفرادی خصوصیات سے آگاہ ہو مثلاً وہ فطین ہیں یا کند ذہن وہ کس کس مضمون میں کمزور ہیں۔ اور پھر اُنہیں موزوں طریقہ ہائے تدریس سے تعلیم دی جائے۔

سوال16: نشوونما کی رفتار مختلف بچوں میں مختلف ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: تمام بچوں میں نشوونما کی رفتار ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ایک بچہ جسمانی لحاظ سے بڑھ رہا ہے تو دوسرا ذہنی لحاظ سے ماحول اور توارث کا فرق بھی ہوتا ہے۔ بچوں کی مختلف خصوصیات میں نشوونما کے لحاظ سے نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

سوال17: ذہانت کی پیمائش کے لیے ماہرین نے کون سا کلیہ ترتیب دیا؟

جواب: ماہرین نے بچوں کی ذہانت کی پیمائش کا جو کلیہ ترتیب دیا ہے اُسے مقیاس ذہانت کہا جاتا ہے۔ جس کی مدد سے بچے کی ذہنی سطح کا تعین کیا جاتا ہے۔

سوال18: نشوونما ایک ارتقائی عمل ہے۔ واضح کریں۔

جواب: ارتقائی نشوونما میں بچہ پہلے بیٹھنا شروع کرتا ہے پھر کھڑے ہونا اور بعد میں چلنا سیکھتا ہے۔ اس کا پہلا لفظ ماما پاپا بول کر گفتگو کی طرف مائل ہونا ہے۔ بچے کی ہر حرکت پر عمل اپنی جگہ ایک ارتقائی عمل ہوتا ہے۔

سوال19: ماں کے پیٹ میں بچے پر پڑنے والے اثرات کون سے اثرات کہلاتے ہیں؟

جواب: جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اُس پر پڑنے والے جملہ اثرات ماحول کے اثرات کہلاتے ہیں۔ مثلاً ماں کی بیماری، خوشی، خوراک، آرام اور ماحول ایسے عوامل ہیں جو بچے کی شخصیت پر اثر ڈالتے ہیں۔

سوال20: بچوں کی نشوونما پیدائش سے کس حصہ عمر تک جاری رہتی ہے؟

جواب: انسان پیدائش سے لے کر موت تک مختلف ادوار مثلاً شیرخوارگی، بچپن، بلوغت، جوانی اور پھر بڑھاپے سے گزرتا ہے۔ ان تمام ادوار میں انسانی جسم کے اندر جسمانی، ذہنی اور جذباتی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔

……☆……